اسلامی بینکاری کے خلاف بنوری ٹاؤن کا اعلان جہاد

علماء بینکوں کی حرام نوکری کے لیے تعلیم حاصل نہیں کرتے

جولائی ۲۰۰۵ء میں ساحل نے بلاسود بینکاری کے حوالے سے خصوصی اشاعت میں لکھا تھا کہ دیوبندی علماء کرام کی اکثریت اسلامی بینکاری کو سودی بینکاری سمجھتی ہے اور جسٹس تقی عثمانی صاحب کے نقطۂ نظر سے اتفاق نہیں رکھتی۔ اس موقف کی تائید، تصدیق اور توثیق رئیس جامعہ بنوری ٹاؤن ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب کی وہ تقریر ہے جو شعبان میں ختم بخاری کی تقریب میں کی گئی۔ اس معرکہ آراء تقریر میں تقی عثمانی صاحب کا نام لیے بغیر انھوں نے دوٹوک لفظوں میں موجودہ بینکاری نظام میں بلا استثناء علماء کی شمولیت، مشاورت اور ان بینکوں میں نوکری کو حرام قرار دیا ہے۔ انھوں نے فرمایا: بھائی ہم نے تو یہ مدرسے اس لیے کھولے ہیں تاکہ ان میں علوم نبوی کے حامل علماء پیدا ہوں، اس لیے نہیں کہ یہاں سے اکاؤنٹنٹ یا انجینئر وغیرہ پیدا ہوں۔ پھر یہ کتنی جاہلانہ اور غلط مثال دی جاتی ہے کہ یہاں سے جو نکلے اس کو بینکوں میں نوکری مل جائے (نعوذ باللہ من ذلک) کتنی بے شرمی اور بے عقلی کی بات ہے، کیا کوئی طالب علم سولہ سال دینی تعلیم اس لیے پڑھتا ہے کہ وہ حرام کی نوکری جا کر کرے؟ دیکھیے اس دور کے مسلمان حکمران تو دینی مناصب کی غرض سے پڑھنے پر بھی خوش نہیں ہو رہے اور آج ہمیں کہا جا رہا ہے کہ یہاں سے طلبہ نکلیں اور بینک میں ملازمت کریں (نعوذ باللہ) کوئی سمجھ کی بات کرو۔

نیوز ویک نے تازہ ترین رپورٹ میں بتایا ہے کہ بلاسود بینکاری کے نام پر شروع ہونے والا کاروبار جو کھربوں روپے پر مشتمل ہے۔ اب تیزی سے اسلامی بینکوں کی گرفت سے نکل کر مغربی بینکوں کے پاس جا رہا ہے اور چند برسوں میں مسلم سرمایہ غیر مسلم بینکوں کے قبضے میں ہوگا۔ ہر شرعی ماہر کو بینک پچاس ہزار پاؤنڈ سالانہ معاوضہ دیتا ہے۔ پاکستان میں اسلامی بینکاری کے بانیوں میں سے ایک ڈاکٹر حسن الزماں اسلامی بینکاری کو سودی بینکاری قرار دیتے ہیں وہ اپنے نظریات سے تائب ہو گئے ہیں۔ پاکستان اور بیرون پاکستان تمام اسلامی بینک قرضوں پر طے شدہ منافع وصول کرتے ہیں، لیکن دعویٰ یہی کرتے ہیں کہ وہ سود سے پاک کاروبار کر رہے ہیں۔ اسلامی بینک سودی بینکوں کے مقابلے میں کھاتے داروں کا شدید استحصال کر رہے ہیں۔ اسلامی بینک نفع و نقصان میں شراکت کی بنیاد پر کسی نقصان کی ذمہ داری قبول نہیں کرتے، کسی نہ کسی حیلے سے اپنے نقصان کو ناممکن بنا دیتے ہیں وہ زر سے زر کمانے کے سوا کچھ نہیں کر رہے اور اسلام کی روح کو زخمی کر رہے ہیں۔ اسلامی بینکاری میں حاصل شدہ سرمایہ یورپ اور امریکہ میں استعمال کیا جا رہا ہے جو مسلمانوں کے خلاف استعمال ہو رہا ہے۔ اسلامی بینک تین عشروں کے باوجود ابھی تک سود کے بھوت سے پیچھا نہیں چھڑا سکے اور کیسے چھڑا سکتے ہیں یہ منصوبہ تو عالمی بینک کا تیار کردہ تھا تاکہ اسلام کے نام پر تمام مسلمانوں کو سودی کاروبار سے منسلک کر دیا جائے۔ جسٹس تقی عثمانی کی رائے تبدیل ہو رہی ہے لیکن حضرت نے توقف اختیار فرمایا ہے۔